

# ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 19 فروری 1960

دی کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی نار تھ و دیگر اراں۔

بنام۔

میسرز ہری ولہ داس کالیداس اینڈ کمپنی،

(ایس کے داس، بے ایل کپور اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

آمدنی ٹیکس۔ سال کے آخر میں قابل ادائیگی نیجنگ ایجنٹ کا کمیشن۔ کمیشن کی شرح اس سے پہلے قرارداد کے ذریعے کم کی گئی تھی۔ اگر جمع شدہ کمیشن کے کسی حصے کو رضا کارانہ ترک کرنا۔

مدعا علیہ فرم ہری ولہ داس کالی داس کو شری امیرکا ملز لمیٹڈ کا نیجنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا، جو ایک نیجنگ ایجنسی قرارداد کے ذریعے منسلک اپیل میں اپیل کنندہ تھا جس کا متعلقہ حصہ اس طرح تھا:-

"(2)(a) کمپنی ہر سال مذکورہ فرم کو یا تو سوت کی کل فروخت کی آمدنی پر 5 (پانچ) فیصد کمیشن ادا کرے گی، اور کپاس، ریشم، پٹن، اون، فضلہ و دیگر ریشموں سے تیار کردہ اور کمپنی کے ذریعہ فروخت ہونے والے تمام کپڑوں کی، یا فروخت پر تین پائی فی پاؤنڈ کمیشن، جو بھی مذکورہ فرم لینے کا انتخاب کرے گی، اور کمپنی کے ذریعہ فروخت ہونے والے دیگر تمام مواد کی فروخت کی آمدنی پر 10 (دس) فیصد کمیشن اور کسی بھی روئی کی صفائی اور دبانے کی فیٹیوریوں کے بلوں پر 10 (دس) فیصد کمیشن بھی ادا کرے گی اور کمپنی کی طرف سے کیا گیا کوئی اور کام۔"

اور شق (5) کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا:

"(5) شق 2(a) کے تحت مذکورہ فرم کو قابل ادائیگی مختاتانہ 31 دسمبر کے بعد یا ایسی دوسری تاریخ کے بعد فوری طور پر ادا کیا جائے گا جو ڈائریکٹرز ہر سال کمپنی کے کھاتوں کو بند کرنے کے لیے مقرر کریں اور اس طرح کے کھاتوں کو کمپنی کے ذریعے عمومی اجلاس میں منظور کیے جانے کے بعد۔

اس کے بعد، مینیجڈ کمپنی کی درخواست پر نیجنگ ایجنٹس نے 31 دسمبر 1950 کو ختم ہونے والے سال کے لیے فروخت پر 5 فیصد کے بجائے 3 فیصد کمیشن وصول کرنے پر اتفاق کیا اور اس سلسلے میں ایک قرارداد مینیجڈ کمپنی نے منظور کی اور اس سلسلے میں ایک باضابطہ قرارداد عمل میں لایا گیا۔ تاہم، انکم ٹیکس حکام نے نیجنگ ایجنٹس پر دو تخمینہ کاری سالوں کے لیے اس بنیاد پر ٹیکس عائد کیا کہ ملوں کے ساتھ قرارداد کر کے انہوں نے رضاکارانہ طور پر کچھ رقم اپنے کمیشن کے طور پر چھوڑ دی تھی جو انکم ٹیکس کے مقصد سے انہیں آمدنی کے طور پر جمع ہوئی تھی۔ انکم ٹیکس ٹریبونل میں ایک اپیل کی گئی جس میں کہا گیا کہ نیجنگ ایجنٹ اور مینیجڈ کمپنی کے درمیان کل فروخت پر 3 فیصد مختاتانہ حاصل کرنے کا قرارداد درست تھا اور یہ یکم جنوری 1950 سے نافذ ہوا، اور یہ سوالات کہ آیا کمیشن ہر ایک فروخت کی آمدنی پر جمع ہوا یا صرف اس وقت جب ٹیکس تشخیص الیہ فرم نے اسے فروخت کی کل آمدنی پر یا فروخت شدہ دھاگے کے وزن پر وصول کرنے کے اپنے حق انتخاب کا استعمال کیا اور کیا نیجنگ ایجنٹوں کو سال کے آخر میں پورے منافع کا تعین ہونے کے بعد اپنا کمیشن ملے گا، نیجنگ ایجنٹوں کے حق میں فیصلہ کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے بھی انکم ٹیکس کمشنر کے کہنے پر اس کے حوالے پر نیجنگ ایجنٹوں کے حق میں مذکورہ سوال کا جواب دیا۔ خصوصی اجازت کے ذریعے انکم ٹیکس کمشنر کی اپیل پر،

قرار پایا گیا کہ قرارداد کی مناسب تعمیر کہا گیا کہ واضح تھا کہ سال کے آخر تک کوئی کمیشن جمع نہیں ہوا تھا اور جب فروخت ہوئی تو یہ جمع نہیں ہوا تھا۔ نیجنگ ایجنٹوں کو سال کے آخر میں ادائیگی کی جانی تھی اور اس سے پہلے معاہدے میں ترمیم پر قرارداد ہوئے انہوں نے رضاکارانہ طور پر کمیشن کا کوئی حصہ نہیں چھوڑا تھا۔

کمشنر انکم ٹیکس، مدراس، بنام کے آر ایم ٹی ٹی تھی گراچ چیٹی اینڈ کمپنی، [1954] ایس سی آر 258، ای ڈی ساسون اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام دی کمشنر آف انکم ٹیکس بمبئی سٹی، [1955] 1 ایس سی آر 313 اور کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام گارڈنر ماؤنٹین اینڈ ڈی ایسبرو مینل لمیٹڈ، 29 ٹی سی 69، لاگو نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 145/58 اور 323/57۔

بمبئی عدالت عالیہ کے 14 ستمبر 1955 کے فیصلے اور حکم سے بالترتیب آئی ٹی حوالہ جات، نمبر 8 اور 21، سال 1955 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

آرگنٹی آئیر اور ڈی گپتا، سی اے نمبر 145، سال 1958 میں اپیل کنندہ کے لیے، اور سی اے نمبر 323، سال 1957 میں مدعا علیہ کے لیے۔

این اے پاکھیوالا، ایس این اینڈ لی، جے بی دادا چنچی اور رامیشور ناتھ، سی اے نمبر 145، سال 1958 میں مدعا علیہ کے لیے اور سی اے نمبر 323، سال 1957 میں اپیل کنندہ کے لیے۔

1960 فروری، 19۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس کا پور نے سنایا۔

کا پور، جسٹس - ان کا فیصلہ دو اپیلوں، سی اے نمبر 58/145 اور سی اے 57/323 کو نمٹائے گا۔ وہ اسی لین دین یعنی مینجنگ ایجنسی معاہدے سے پیدا ہوتے ہیں اور سی اے نمبر 57/323 کا نتیجہ سی اے 58/145 کے فیصلے پر منحصر ہے اور ہم مؤخر الذکر اپیل سے نمٹنے کی تجویز پیش کرتے ہیں جو ہمارے سامنے پیش کی گئی تھی اور پہلے کی وجہ بعد میں بیان نہیں کی گئی تھی۔ سی اے 58/145 میں درخواست گزار بمبئی کے انکم ٹیکس کمشنر ہیں اور مدعا علیہ ٹیکس دہندگان، ایک اندراج شدہ فرم ہے، جسے 8 مارچ، 1941 کو سی اے 57/323 میں شری امبیڈکار لمیٹڈ (اس کے بعد مینیجڈ کمپنی کہا جاتا ہے) کا مینجنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا۔ مینجنگ ایجنسی کی مدت کا دورانیہ 20 سال تھا۔ مینجنگ ایجنسی معاہدے کی شق (2) کے ذریعہ یہ فراہم کیا گیا تھا:

"(2)(a) کمپنی ہر سال مذکورہ فرم کو یا تو سوت کی کل فروخت کی آمدنی پر 5 (پانچ) فیصد کمیشن ادا کرے گی، اور کپاس، ریشم، پٹسن، اون کے فضلے و دیگر ریشوں سے تیار کردہ اور کمپنی کے ذریعہ فروخت کیے جانے والے تمام کپڑوں پر، یا فروخت پر تین پائی فی پاؤنڈ کمیشن، جو بھی مذکورہ فرم لینے کا انتخاب کرے گی، اور کمپنی کے ذریعہ فروخت کیے جانے والے دیگر تمام مواد کی فروخت کی آمدنی پر 10 (دس) فیصد کمیشن اور کسی بھی روٹی کی صفائی اور دبانے کی فیکٹریوں کے بلوں پر 10 (دس) فیصد کمیشن بھی ادا کرے گی۔ کمپنی کے ذریعہ کئے گئے دیگر کام۔"

(b) اگر کسی بھی سال میں کمپنی کا خالص منافع ڈائریکٹرز کو، اگر وہ مناسب سمجھتے ہیں، فی الحال عام حصص پر ادا کیے گئے سرمائے پر سالانہ آٹھ فیصد کے منافع کی سفارش کرنے کے قابل بنانے کے

لیے کافی نہیں ہوگا، تو وہی فرم اس کی شق 2(a) کے تحت قابل ادائیگی کمیشن کی کل رقم میں سے ایسے حصے کو چھوڑنے کا پابند ہوگی جو خسارے کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہو۔ بشرطیکہ کسی بھی صورت میں مذکورہ فرم کی طرف سے اس طرح دی گئی رقم کمیشن کی اس طرح کی کل رقم کے ایک تہائی سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اور شق (5) کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا:

"(5) شق 2(a) کے تحت مذکورہ فرم کو قابل ادائیگی مختانہ 31 دسمبر کے بعد یا ایسی دوسری تاریخ کے بعد فوری طور پر ادا کیا جائے گا جو ڈائریکٹرز ہر سال کمپنی کے کھاتوں کو بند کرنے کے لیے طے کریں اور اس طرح کے کھاتوں کو کمپنی کی طرف سے عمومی اجلاس میں منظور کیے جانے کے بعد۔"

9 دسمبر 1950 کو انتظامیہ کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی کہ ڈائریکٹرز کچھ عرصے سے نیجنگ ایجنٹس کے ساتھ اس کے تحت قابل ادائیگی کمیشن کے حوالے سے نیجنگ ایجنسی قرارداد کی قیود میں ترمیم کرنے کے مشورے پر تبادلہ خیال کر رہے تھے اور یہ کہ نیجنگ ایجنٹس نے 31 دسمبر 1950 کو ختم ہونے والے سال کے لیے 5 فیصد کے بجائے سیلز پر 3 فیصد وصول کرنے پر اتفاق کیا تھا۔ 22 اپریل 1951 کو منظم کمپنی کے سالانہ عام اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی، جس کا اثر بھی اسی طرح تھا۔ 7 اکتوبر 1951 کو انتظامیہ کمپنی کے حصص داروں کے ایک غیر معمولی عمومی اجلاس میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی قرارداد کی توثیق کی گئی اور اسی دن نیجنگ ایجنٹس اور انتظامیہ کمپنی کے درمیان قرارداد کی قیود پر مشتمل ایک باضابطہ قرارداد عمل میں لایا گیا۔ اکاؤنٹنگ سال 1950 اور 1951 یعنی تخمینہ کاری کے سالوں 1951-52 اور 1952-53 کے لیے نیجنگ ایجنٹوں پر انکم ٹیکس حکام اس بنیاد پر ٹیکس لگاتے تھے کہ ان دو سالوں میں انہوں نے رضاکارانہ طور پر متعلقہ تخمینہ کاری کے سالوں کے لیے روپے 1,69,981 اور روپے 2,10,530 کی رقم چھوڑی تھی۔ ان رقوم کو انکم ٹیکس کے مقصد سے نیجنگ ایجنٹوں کی آمدنی میں شامل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی گئی اور ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ نیجنگ ایجنٹس اور مینجڈ کمپنی کے درمیان کل فروخت پر 3 فیصد مختانہ حاصل کرنے کا قرارداد درست تھا اور یہ یکم جنوری 1950 سے نافذ ہوا۔ دوسرا سوال، کیا کمیشن ہر ایک فروخت کی آمدنی پر جمع ہوا یا یہ صرف اس وقت جمع ہوا جب ٹیکس تشخیص الیہ فرم نے فروخت کی کل آمدنی پر اپنا کمیشن وصول

کرنے کے اپنے حق انتخاب کا استعمال کیا یا فروخت شدہ دھاگے کے وزن پر اور کیا بیجنگ ایجنٹوں کو سال کے آخر میں پورے منافع کا تعین کرنے کے بعد کمیشن کی رقم ملنی تھی، اس کا فیصلہ بیجنگ ایجنٹوں کے حق میں کیا گیا۔ انکم ٹیکس کمشنر کے کہنے پر عدالت عالیہ کو ایک حوالہ دیا گیا اور مذکورہ سوالات کے جوابات بیجنگ ایجنٹوں کے حق میں دیے گئے۔ اپیل کنندہ کی یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف کی گئی ہے۔

منسلک اپیل یعنی منظم کمپنی کی طرف سے سی اے 323/57 میں حقائق ایک جیسے ہیں سوائے اس کے کہ ایپل ٹریبونل نے منظم کمپنی کو اس رقم کی اجازت دی جس پر انتظامی ایجنٹوں پر قابل اجازت کٹوتی کے طور پر ٹیکس لگایا جانا تھا۔ جب کمشنر نے معاملہ عدالت عالیہ میں بیان کرایا تو بیجنگ کمپنی نے بھی ایک بیان دیا تھا۔ لیکن جیسا کہ عدالت عالیہ نے بیجنگ ایجنٹس دلیل کو برقرار رکھا، مینیجڈ کمپنی نے اپنی درخواست پر زور نہیں دیا جسے اس لیے خارج کر دیا گیا۔ اس حکم کے خلاف منظم کمپنی کی اپیل کی جاتی ہے۔

انکم ٹیکس کمشنر یعنی سی اے 145/58 کی اپیل میں یہ دلیل دی گئی کہ ایجنسی قرارداد کی قیود کے مطابق بیجنگ ایجنٹوں کو فروخت پر کمیشن حاصل کرنا تھا اور چونکہ کھاتوں کو تجارتی بنیاد پر رکھا گیا تھا، اس لیے جب فروخت ہوئی تو کمیشن کی رقم جمع کی گئی اور قرارداد کا پیرا گراف 5 صرف رقم کی مقدار کے لیے ایک مشینری تھی۔ یہ بھی دلیل دی گئی کہ بیجنگ ایجنٹوں نے ملز کے ساتھ قرارداد کر کے رضا کارانہ طور پر کمیشن کی رقم کا ایک حصہ چھوڑ دیا تھا جو انہیں جمع ہوا تھا اور اس لیے کمیشن سے حاصل ہونے والی پوری آمدنی جو پہلے ہی جمع ہو چکی تھی وہ انکم ٹیکس کے تحت آتی تھی؛ اور انکم ٹیکس کمشنر، مدراس بنام کے آر ایم ٹی ٹی تھیا گراج چھٹی اینڈ کمپنی (1)، ای ڈی ساسون اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی (2) اور انگریزی کیس کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام گارڈنر ماؤنٹین اینڈ ڈی ایببرو مینل لمیٹڈ (3) کے طور پر رپورٹ کیے گئے مقدمات کا حوالہ دیا گیا۔ لیکن ان مقدمات کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام کے آر ایم ٹی ٹی تھیا گراج چھٹی اینڈ کمپنی (1) میں، ٹیکس تشخیص الیہ فرم، بیجنگ ایجنسی قرارداد کی قیود کے تحت، منافع کے ایک خاص فیصد کی حقدار تھی اور کمپنی کی کتابوں میں ایک مخصوص رقم کو ٹیکس تشخیص الیہ فرم کے واجب الادا کمیشن کے طور پر دکھایا گیا تھا اور اس رقم کو کاروباری اخراجات کی ایک شے کے طور پر بھی اپنایا گیا تھا اور اسے بیجنگ ایجنٹس کے کمیشن اکاؤنٹ میں جمع کیا گیا تھا لیکن بعد میں اسے کمپنی کی ایک قرارداد کے ذریعے معلق حساب میں لے جایا گیا تھا جو ٹیکس تشخیص الیہ فرم کی درخواست پر منظور کیا

گیا تھا تاکہ فرم کی طرف سے واجب الادا قرض ختم کیا جاسکتا ہے۔ کھاتوں کو تجارتی بنیادوں پر رکھا گیا تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ اس بنیاد پر جب کمیشن ٹیکس تشخیص الیہ کے کھاتے میں جمع کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس سے نمٹنے سے ٹیکس تشخیص الیہ کی انکم ٹیکس کی ذمہ داری متاثر نہیں ہوتی ہے۔ یہ بھی قرار دیا گیا کہ کمیشن کی مقدار سوال کو متاثر نہیں کر سکتی کیونکہ یہ کمیشن کے جمع ہونے کی مثال نہیں تھی۔ صفحہ 267 پر جسٹس غلام حسن نے مشاہدہ کیا:—

"آخر میں اس بات پر زور دیا گیا کہ کمیشن کو جمع نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ کاروبار کے منافع کا حساب 31 مارچ کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے، اور اس لیے کمیشن ٹیکس کے تابع نہیں ہو سکتا جب کہ یہ محض وصول کرنے کے حق سے زیادہ نہیں ہے۔ اس دلیل میں یہ غلط فہمی شامل ہے کہ منافع اس وقت تک جمع نہیں ہوتا جب تک کہ ان کا اصل میں حساب نہ لگایا جائے۔ منافع کی گنتی جب بھی ہو سکتی ہے ممکنہ طور پر ان کے حصول کو معطل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ آمدنی کے معاملے میں جہاں یہ شرط ہے کہ کمیشن ایک مقررہ مدت کی میعاد ختم ہونے یا کھاتے کی تشکیل تک قابل ادائیگی نہیں ہوگا، یہ کچھ جواز کے ساتھ کہا جاسکتا ہے، حالانکہ ہم یہ فیصلہ نہیں کرتے ہیں کہ آمدنی جمع نہیں ہوئی ہے لیکن موجودہ معاملے میں ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔"

یہ حوالہ اپیل کنندہ کے مقدمے میں مدد نہیں کرتا ہے۔ وہاں طے کیا گیا سوال یہ تھا کہ کمیشن کا حصول منافع کی گنتی پر منحصر نہیں تھا حالانکہ یہ سوال کہ آیا اس سے کوئی فرق پڑے گا جہاں کمیشن اتنا قابل ادائیگی تھا یا کھاتہ بنانے کے لیے ایک مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد قابل ادائیگی تھا، غیر متعین رہ گیا تھا۔ ہمارے سامنے معاملے میں قرارداد ایک مختلف نوعیت کا ہے اور مذکورہ بالا مشاہدات موجودہ معاملے کے حقائق پر لاگو نہیں ہوتے ہیں۔

اگلا معاملہ ای ڈی ساسون اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام دی کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی (1)۔ لیکن یہ دیکھنا مشکل ہے کہ اس سے اپیل کنندہ کے معاملے میں کس طرح مدد ملتی ہے۔ اگر کچھ بھی ہو تو یہ اس کے دلیل کے خلاف ہے۔ اس صورت میں ٹیکس تشخیص الیہ کمپنی کئی کمپنیوں کی نیجنگ ایجنٹ تھی اور ہر سال کے منافع کے حساب سے محنتانہ حاصل کرنے کی حقدار تھی۔ سال کے اختتام سے پہلے اس نے اپنے حقوق کسی دوسرے شخص کو تفویض کیے اور اس سے سال کے اس حصص کے لیے کمیشن کا مناسب حصہ حاصل کیا جس کے دوران اس نے نیجنگ ایجنٹ کے طور پر کام کیا۔ نیجنگ ایجنسی کٹریکٹ کی تعمیر پر یہ فیصلہ دیا گیا کہ جب تک کہ نیجنگ ایجنٹ ایک سال کی مکمل خدمت انجام نہ دے،

جو کہ اس کے مختانہ یا کمیشن حاصل کرنے کے حقدار ہونے کی ایک شرط تھی، وہ کسی کمیشن کو حاصل کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ اس معاملے میں حقائق مختلف تھے اور فیصلہ کرنے کا سوال یہ تھا کہ آیا خدمات کا معاہدہ ایسا تھا کہ کمیشن صرف اس صورت میں قابل ادائیگی تھا جب خدمات ایک مکمل سال کے لیے تھی یا ٹیکس تشخیص الیہ کمپنی اس سال کے ایک حصے کے لیے بھی وصول کرنے کی حقدار تھی جس کے لیے اس نے بیجنگ ایجنٹ کے طور پر کام کیا تھا۔ یہ مانا گیا کہ یہ سابقہ تھا۔

جیسا کہ لارڈ رائٹ نے کمشنر آف ان لینڈ ریونیو بنام گارڈنز، ماؤنٹین اینڈ ڈی ایسبرو مینل لمیٹڈ (2)، میں مشاہدہ کیا تھا کہ یہ معاہدے کی توضیحات پر ہے کہ اس کا فیصلہ تعمیر اور اس وجہ سے قانون کے سوال کے طور پر کیا جانا چاہیے کہ کمیشن کب حاصل کیا گیا تھا۔ پیرا گراف 2 میں موجودہ معاملے میں معاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ (1) کمپنی کو ہر سال ادائیگی کرنی تھی؛ (2) کہ بیجنگ ایجنٹوں کو سوت کی کل فروخت اور کمپنی کی طرف سے فروخت کیے گئے تمام کپڑوں کی آمدنی پر 5 فیصد کمیشن یا فروخت پر فی پاؤنڈ تین پائی، جو بھی ہو، ادا کیا جانا تھا۔ بیجنگ ایجنٹس نے انتخاب کیا؛ اس طرح سال کے آخر میں استعمال کرنے کا حق انتخاب تھا؛ (3) انہیں دیگر تمام مواد کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر بھی 10 فیصد ادا کیا جانا تھا؛ اور (4) ملوں کو ہر سال 31 دسمبر کے بعد بیجنگ ایجنٹس کو ادا کرنا تھا، یا ایسی دوسری تاریخ جس کا انتخاب کمپنی کے ڈائریکٹر کھاتے بند کرنے کے لیے کر سکتے ہیں۔ ایک اور شق یہ تھی کہ اگر منظم کمپنی یعنی ملوں کا خالص منافع ڈائریکٹرز کو ادا شدہ سرمائے پر سالانہ 8 فیصد کے منافع کی سفارش کرنے کے قابل بنانے کے لیے کافی نہیں تھا، تو بیجنگ ایجنٹ اپنے کمیشن کا ایک حصہ ایک تہائی تک چھوڑنے کے پابند تھے۔ ادائیگی سے متعلق ان تمام توضیحات کی ایک ناقابل تقسیم اور ایک لازمی مجموعی کے طور پر مل کر پڑھنا ہوگا۔ اس معاہدے کی مناسب تعمیر پر، اس لیے، یہ واضح ہے کہ بیجنگ ایجنٹوں کو سال کے آخر میں ادائیگی کی جانی تھی۔ ان کے پاس کل فروخت پر فیصد یا فی پاؤنڈ تین پائی وصول کرنے کا حق انتخاب تھا اور یہ سال کے آخر میں قابل استعمال تھا۔ کچھ ہنگامی حالات میں کمیشن کے ایک حصے کو واپس کرنے کی ذمہ داری بھی تھی جس کا تعین بھی صرف اس وقت کیا جاسکتا تھا جب سال کے لیے کھاتے بنائے گئے ہوں۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ سال کے آخر تک کوئی کمیشن جمع نہیں ہوا تھا۔ قرارداد کی اس تعمیر پر یہ نہیں مانا جاسکتا کہ کمیشن فروخت کے وقت جمع ہوا تھا اور قرارداد میں ترمیم پر اتفاق کرنے کے نتیجے میں بیجنگ ایجنٹوں نے رضا کارانہ طور پر اپنے کمیشن کا ایک حصہ ترک کر دیا تھا۔ دوسری طرف اصل معاہدے کے تحت

بیجنگ ایجنٹ صرف سال کے آخر میں کمیشن حاصل کرنے کے حقدار تھے اور اس سے پہلے قرارداد اکاؤنٹنگ سال کے آغاز سے اپنی قیود میں ترمیم کرتے ہوئے مختلف تھا۔

لہذا ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے خلاف صحیح طور پر پایا اور اس لیے ہم سی اے نمبر 145، سال 1958 کو اخراجات کے ساتھ خارج کرتے ہیں۔ اس کے پیش نظر انتظامیہ کمپنی کے لیے جناب پاکی والا نے سی اے نمبر 323، سال 1957 پر دباؤ نہیں ڈالا، جسے اس لیے خارج کر دیا گیا ہے لیکن فریقین اس معاملے میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے کیونکہ اس اپیل کا نتیجہ واقعی سی اے نمبر 145، سال 1958 کے نتائج پر منحصر ہے۔

**اپیلیں خارج کر دی گئیں**